Task - 1

تاریخ: ________ دن: ________

سوال نمبر 2

عوامی انتظامیہ

1. تعارف

اسلامی نظام فکر میں، عوامی انتظامیہ کو طاقت یا اختیار کے بجائے امانت کے طور پر دیکھا جاتا ہے۔ یہ نظریہ منتظم کی حیثیت کو حاکم سے بدل کر امین کی کر دیکھا دیتا ہے۔ اس تصور کی سب سے واضح بنیاد وہ مشہور حدیث ہے جب حضرت ابوذر غفاریؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے کسی عہدے کی درخواست کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"اے ابوذر! بلاشبہ یہ ایک امانت ہے..."

(صحیح مسلم)

یہ حدیث پورے اسلامی انتظامیہ کے اخلاقی ڈھانچے کا تعین کرتی ہے۔

2. عوامی انتظامیہ کی تعریف:

عوامی انتظامیہ سے مراد "عوامی پالیسی کا نفاذ اور حکومتی امور کی تنظیم" ہے۔

_ ایل۔ ڈی۔ وائٹ

دن: ________ تاریخ: ________

3. عوامی انتظامیہ کی اسلامی تعریف

"اللہ کی حاکمیتِ اعلیٰ کے تحت، شریعت کے مقاصد کے حصول کے لیے، اختیارات کو ایک مقدس امانت سمجھتے ہوئے، عدل، مشاورت اور احتساب کے ذریعے عوامی فلاح کا انتظام کرنا ہے۔"

4. عوامی انتظامیہ بطورِ امانت

4.1) حاکمیتِ اعلیٰ: امانت کے حقیقی مالک کا تعین

منتظم اختیارات کا مالک نہیں، کیونکہ حاکمیتِ اعلیٰ صرف اللہ کی ہے۔ وہ صرف نائب یا امین ہے۔

القرآن:

"حکم (حاکمیت) صرف اللہ کا ہے"۔
(سورۂ یوسف)

4.2) عدلِ اجتماعی: امانت کی ادائیگی کی لازمی شرط

امانت کا تقاضہ ہے کہ اختیارات کا استعمال تمام شہریوں کے درمیان بلا امتیاز انصاف قائم کرنے کیلئے کیا جائے۔ جیسا کہ اللہ نے سورۂ نساء میں فرمایا:

"اور جب لوگوں کے درمیان فیصلہ کرو تو عدل و انصاف سے کرو"۔

دن: ________ تاریخ: ________

4.3) اہلیت پر تقرر: امانت کو صحیح ہاتھوں میں سونپنا

امانت میں سب سے بڑا خیانت یہ بھی ہے کہ انتظامی عہدے نااہل افراد کے سپرد کر دیے جائیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا:

"جب امانت کے معاملات نااہل لوگوں کے سپرد کر دیے جائیں تو قیامت کا انتظار کرو"۔

(صحیح بخاری)

4.4) احتساب: امانت کی لازمی بازپرس

منتظم اس دنیا میں عوام کو اور آخرت میں اللہ کو جوابدہ ہے۔ الحدیث:

"تم میں سے ہر ایک نگران ہے اور اس سے اس کی رعایا کے بارے میں پوچھا جائے گا"۔

(صحیح بخاری)

4.5) مشاورت: امانت کے اجتماعی انتظام کا اصول

اجتماعی امانت (ریاست) کے فیصلے ذاتی رائے سے نہیں بلکہ باہمی مشاورت سے کیے جانے کا حکم ہے۔ القرآن: "اور ان کے معاملات باہمی مشاورت سے طے پاتے ہیں"۔

(سورۃ الشوریٰ)

4.6) قانون کی حکمرانی: حکمران اور عوام کی برابری

امانت کا تقاضہ ہے کہ منتظم خود بھی اسی قانون کے تابع ہو جس کے نفاذ کا وہ ذمہ دار ہے۔

قولِ خلیفہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

"اگر میں غلطی کروں تو مجھے سیدھا کر دو۔"

4.7) خدمتِ خلق: امانت کا مقصد

یہ امانت حکمرانی کرنے یا ذاتی مفاد کے لئے نہیں بلکہ عوام کی خدمت کیلیے دی گئی ہے۔

الحدیث

"قوم کا سردار ان کا خادم ہوتا ہے"۔

4.8) دیانتداری: امانت میں خیانت کی ممانعت

عوامی وسائل کا ذاتی استعمال یا اس میں بدعنوانی، امانت میں سب سے بڑی خیانت ہے۔

الحدیث:

"جس نے عوامی مال میں سے ایک سوئی بھی چھپائی، وہ قیامت کے دن اسے لے کر آئے گا"۔

دن:

تاریخ:

4.9) عوامی وسائل کا تحفظ: بیت المال بطورِ امانت

عوامی خزانہ عوام اور اللہ کی امانت ہے۔
منتظم اس کا مالک نہیں بلکہ صرف نگران ہے۔
امام غزالی "نصیحۃ الملوک" میں لکھتے ہیں
کہ حکمران کا خزانے سے رشتہ وہی ہے جو ایک یتیم
کے سرپرست کا یتیم کے مال سے ہوتا ہے۔

4.10) عوامی رسائی: امین کا عوام کے لئے دستیاب ہونا

امانت کا تقاضہ ہے کہ منتظم اور عوام کے
درمیان رکاوٹیں نہ ہوں تاکہ انصاف
اور ضروریات پوری کی جاسکیں۔

الحدیث

"جس شخص کو اللہ نے مسلمانوں کے امور
کا ذمہ دار بنایا اور اس نے ان کی ضروریات پر پردہ
ڈالا، تو اللہ بھی قیامت کے دن اس کی ضروریات
پر پردہ ڈال دے گا۔"

دن: ________ تاریخ: ________

خلاصہ کلام

مختصراً، اسلامی عوامی انتظامیہ محض ایک ملازمت نہیں بلکہ اللہ کی طرف سے سونپی گئی ایک مقدس امانت قرار دیتا ہے۔ اس نظریے کی بنیاد قرآن اور حدیث پر ہے یہ تصور منتظم کو براہ راست اللہ کے سامنے جوابدہ بناتا ہے اور اس پر لازم کرتا ہے کہ وہ اپنے اختیارات کا استعمال عدل، دیانت اور عوام کی خدمت کیلئے کرے۔

Part - 2

اسلامی حسنِ حکمرانی

۱- تعارف

اسلام میں حسنِ حکمرانی کا تصور محض ایک سیاسی یا انتظامی ڈھانچہ نہیں، بلکہ یہ ایک اخلاقی اور ایمانی فریضہ ہے جس کی بنیاد امانت اور عدل پر قائم ہے۔ اس نظام کا مقصد اللہ کی حاکمیتِ اعلیٰ کے تحت ایک فلاحی اور منصفانہ معاشرے کا قیام ہے جہاں حکمران عوام کے خادم ہوں۔ اس تصور کی جامع بنیاد قرآن مجید کی سورۃ النساء فراہم کرتی ہے جو امانتوں کی ادائیگی اور عدل کے ساتھ فیصلے کا حکم دیتی ہے۔

۲۔ اسلامی حسنِ حکمرانی : تعریف

اس سے مراد اللہ کی حاکمیتِ اعلیٰ کے تحت، شریعت کے مقاصد کے حصول کے لیے، اختیارات کو امانت سمجھتے ہوئے، عدل، مشاورت، اور احتساب کے ذریعے عوامی فلاح و بہبود کو یقینی بنانا ہے۔

تاریخ: ________ دن: ________

٣. اسلامی حسنِ حکمرانی کی بنیادی خصوصیات

- ① الٰہیاتی بنیاد: حاکمیت اللہ
- ③ ریاست کا مقصد: عوام کی فلاح
- ④ احتساب: اللہ اور عوام کے سامنے
- ⑤ اخلاقی نوعیت: حکمرانی ایک مقدس امانت

٤. اسلام میں حسنِ حکمرانی کے بنیادی اصول

٤.١ حاکمیتِ الٰہی: قانون کی بالادستی کی حتمی ضمانت

حسنِ حکمرانی کا پہلا اصول یہ ہے کہ اقتدارِ اعلیٰ صرف اللہ کا ہے۔ یہ اصول اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ قانون سب سے بالاتر ہے۔

القرآن

ایک آیت کا مفہوم ہے کہ حاکمیت صرف اللہ تعالیٰ کی ہے۔

تاریخ: ________ دن: ________

۴.۲) اجتماعی عدل: حسنِ حکمرانی کا بنیادی مقصد

اسلامی ریاست کا مقصدِ وجود ہی عدل کا قیام ہے۔ حسنِ حکمرانی کا تقاضہ ہے کہ تمام شہریوں کو بلا امتیاز رنگ و نسل و مذہب مساوی انصاف فراہم کیا جائے۔

القرآن

"بلا شبہ اللہ تمہیں عدل اور احسان کا حکم دیتا ہے"

۴.۳. امانت اور اہلیت: بدعنوانی سے پاک انتظامیہ کی بنیاد

عوامی عہدے امانت ہیں، حسنِ حکمرانی کا تقاضہ ہے کہ یہ عہدے صرف اُن لوگوں کے سپرد کیے جائیں جو پیشہ ورانہ قابلیت اور اخلاقی دیانت داری رکھتے ہوں۔

۴.۴. قانون کی حکمرانی: حکمران اور عوام کی برابری

اسلامی حسنِ حکمرانی کا مطلب ہے کہ کوئی بھی قانون سے بالاتر نہ ہو۔ اسلامی ریاست میں خلیفہ یا حکمران اور ایک عام شہری

دن: ______ تاریخ: ______

دونوں قانون کے سامنے برابر ہیں۔

الحدیث

"تم سے پہلی قومیں اس لیے ہلاک ہوئیں کہ جب کوئی معزز چوری کرتا تو اسے چھوڑ دیتے اور جب کمزور چوری کرتا تو اس پر حد قائم کرتے ..."

۵.۴. معاشی عدل اور فلاحی ریاست:

وسائل کی منصفانہ تقسیم

اسلامی حسن حکمرانی کا تقاضہ ہے کہ ریاست ایک فلاحی کردار ادا کرے۔ یہ یقینی بنائے کہ دولت چند ہاتھوں میں جمع نہ ہو اور بنیادی ضروریات تمام شہریوں تک پہنچیں۔

القرآن

"تاکہ دولت تمہارے امیروں میں ہی نہ گھومتی رہے۔"

(سورہ الحشر)

دن: ________ تاریخ: ________

۴.۶. بنیادی انسانی حقوق کا تحفظ: ریاست کی اولین ذمہ داری

اسلامی حسن حکمرانی کی بنیاد مقاصد الشریعہ پر ہے۔ ریاست ہر شہری کے دین، جان، مال، عقل اور نسل کے تحفظ کی ضامن ہے۔

امام غزالی اور امام شاطبی نے مقاصد الشریعہ کے تحت ان پانچ بنیادی حقوق کے تحفظ کو ریاست کا اولین فرض قرار دیا ہے۔

۴.۷. حق تنقید و اختلاف: اصلاح اور شفافیت کا ذریعہ

اسلامی طرز حکمرانی کے لئے شفافیت اور اصلاح ضروری ہے۔ اسلام عوام کو یہ حق دیتا ہے کہ حکمرانوں کے غلط فیصلوں پر مثبت تنقید کریں تاکہ نظام کو درست رکھا جاسکے۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا پہلا خطبہ:

"اگر میں صحیح کام کروں تو میری مدد کرنا، اور اگر میں غلطی کروں تو مجھے سیدھا کر دینا۔

خلاصہ کلام

اسلام کا تصورِ حسن حکمرانی محض انتظامی ضابطوں کا مجموعہ نہیں بلکہ ایک مکمل اخلاقی و روحانی نظام ہے یہ اقدار پر مبنی ہے جس کا حتمی مقصد فلاح کا حصول ہے۔ یہ اصول مل کر ایک ایسا نظام تشکیل دیتے ہیں جو بیک وقت عوام کے سامنے ذمہ دار اور اللہ کے سامنے جوابدہ ہوتا ہے